Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یو. ربوہ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۴ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۴ صلح ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۰

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۴ جنوری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے الحمد للہ

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے ۔ آمین

بحر عرفان کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

قرآن مجید اپنے مضامین کھول کر بیان کرنیوالی کتاب ہے

اس کے غیر محدود حقائق و معارف نے ہر زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ۔

حٰمٓ ۚ وَ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۚ اِنَّا جَعَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ وَ اِنَّہٗ فِیْۤ اُمِّ الْکِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ ۚ (الزخرف آیت ۲ تا ۵)

ترجمہ ۔ حمید و مجید (خدا کی طرف سے یہ نازل ہوئی ہے) اور ہم اس کتاب کی قسم کھاتے ہیں (یعنی اسے بطور شہادت کے پیش کرتے ہیں) جو اپنے مضامین کھول کر بیان کرنے والی ہے ۔ ہم نے اس کتاب کو قرآن بنایا ہے (اور قرآن بھی) ایسا جو عربی ہے ۔ تاکہ تم سمجھو اور وہ (یعنی قرآن) ام الکتاب میں ہے ۔ اور ہمارے نزدیک بڑی شان والا (اور) بڑی حکمتوں والا ہے ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّ یَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ (مسلم)

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن کریم) کے ذریعہ سے بہت سی قوموں کو بلند کرتا ہے اور (اس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے) بہت سی قوموں کو گرا دیتا ہے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز معجزہ تام نہیں ٹھہر سکتا تھا فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو جائے ۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و حقائق اپنے اندر رکھتا ہے ۔ جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے "

" اے بندگان خدا ! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود حقائق و معارف کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے ۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعوے کرتا ہے ۔ اس کی پوری مدافعت اور پورا التزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے ۔ کوئی شخص برہمو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو ۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے ۔ اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو "

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵)

قرآن کریم کا علمی معجزہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

" ہمارا یہ قول کہ قرآن جیسا کہ علمی معجزہ ہے ۔ ایسا ہی وہ عملی معجزہ بھی ہے ۔ سو یہ امر بھی اس کی پہلی شاخ کی طرح ایک بدیہی واقعہ ہے .... خدا نے اس کے ساتھ سخت کو نرم اور دور کو نزدیک کر دیا ہے ۔ اور سینوں کو تنگی سے انشراح کی طرف اور تنگی سے فراخی کی طرف پھیر دیا اور حجب کو دور کر دیا ۔ اور حق کو دکھلا دیا ۔ یہاں تک کہ مومنوں کو الہامات صریحہ اور مکاشفات صادقہ اور صحیحہ تک پہنچا دیا ۔ اور دائمی کرامتوں کا دانہ ان کے سینوں کی ہموار زمین میں بو دیا " (نجم الہدیٰ ص ۱۵-۱۶)

اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اس اعجاز سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں ۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ

جن مخلصین جماعت احمدیہ نے غلبۂ اسلام کے جلد حصول کی خاطر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدے لکھوائے تھے ان کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ وصولیوں کا پانچواں مرحلہ ختم ہونے میں اب بہت کم وقت رہ گیا ہے ۔ آپ کی طرف سے کل وعدہ کا کم از کم ۵/۱ ضرور وصول ہو جانا چاہئے ۔ اس کے لئے تمام عہدہ داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی مساعی کو تیز تر کر کے عند اللہ ماجور ہوں ۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر ۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر ۔ سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ صفر ۱۳۹۹ھ

۲۴ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام سے متعلق ہماری دو اہم ذمہ داریاں

ہم گزشتہ اداریہ میں سورۃ الکوثر کی آیات کی رو سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ کہ اسلام کا دنیا میں غالب آنا دو باتوں پر موقوف ہے اوّل یہ کہ حقیقی مومن اسلام کے موعودہ غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو اپنا شعار بنائیں۔ دوم یہ کہ وہ اس راہ میں مسلسل قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اگر وہ دعائیں کرنے اور قربانیاں پیش کرنے سے کسی حال میں غافل نہیں ہوں گے تو وہ دشمن جو اسلام کو دنیا سے مٹا ڈالنا چاہتے ہیں خود نابود ہوئے بغیر نہ رہیں گے اس لئے کہ اگر وہ نہیں تو ان کی اولادیں اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہیں گی اور پھر وہ اپنے ان آباؤ اجداد کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنا بھی گوارا نہ کریں گی جو اسلام کو نیست و نابود کر ڈالنا چاہتے ہیں۔ حقیقی مومنوں کی عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں اور بے لوث قربانیوں کے نتیجہ میں خدا وہ دن ضرور لائے گا کہ جب اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کا نشان پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہو گا۔

اس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ دنیا اپنی طاقت اور وسائل کی بہتات کے گھمنڈ میں ہمیں اس مقصد میں ناکام کر دینا چاہتی ہے۔ اس عظیم مقصد میں کامیابی سے ہمکنار ہونے اور خدا تعالیٰ کی نگاہوں میں سرخرو ہونے کے لئے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی رو سے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ اے خدا! اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری تو نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے اور تو جانتا ہے کہ ہم کمزور اور بے بضاعت ہیں اور حقیقی اسلام کے دشمن بے انتہا طاقتور اور زور آور اور صاحب اقتدار ہیں تو خود اپنی قدرت کاملہ سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے سامان کر اور دنیا پر آشکار کر دے کہ ہم تیرے ہیں اور تو ہمارا ہے اور جن کا تو ہو وہ کبھی ابتر نہیں ہو سکتے۔ ابتر وہی ہوں گے جنہوں نے حقیقی اسلام سے دشمنی مول لے رکھی ہے۔ ہر آن دلوں کی گہرائیوں سے نکلنے والی یہ دعائیں ہی خدا تعالیٰ کی نصرت کو جذب کرنے کا موجب بنیں گی اور اسلام کے غلبہ کو نمایاں سے نمایاں کرتی چلی جائیں گی۔ اسی طرح ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے اپنی استعداد کی آخری حد تک قربانیاں کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ ہماری دعائیں اور قربانیاں کرنا ہی ہمیں عند اللہ سرخرو کرنے اور غلبۂ اسلام کی شکل میں ہمیں ہماری مراد عطا کرنے کا موجب ہو گا۔

دعاؤں اور قربانیوں کی اس اہمیت کے پیش نظر خلفاء سلسلہ احمدیہ ہمیں ہماری ان دو اہم ذمہ داریوں (یعنی دعاؤں اور قربانیوں) کی طرف مسلسل توجہ دلاتے چلے آ رہے ہیں۔ مثال کے طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۲ مئی ۱۹۵۶ء کو خطبہ میں احباب جماعت کو دعاؤں اور قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"اپنے اندر نیک عزائم پیدا کرو اور پھر دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو پکا مسلمان بنائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمارا اٹھنا بیٹھنا، سونا اور جاگنا بلکہ ہماری زندگی اور ہماری موت اسلام کے لئے ہو اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے صرف نعرے نہ لگائیں بلکہ حقیقی قربانی کریں۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کیا تھا اسی طرح خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی اپنے بیٹوں اور اپنی جانوں کو اس کی راہ میں قربان کر دیں۔ جس دن ہم میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے گا ہماری ترقی کو نہ امریکہ روک سکتا ہے نہ انگلستان روک سکتا ہے نہ کوئی اور ملک روک سکتا ہے۔ پھر ہماری عید ہی عید ہو گی اور خوشی کے دن کے سوا کوئی اور دن ہمارے لئے نہیں ہو گا۔" (الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۵۸ء)

ایک اور موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلبۂ اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ قربانیاں کرنے میں ہی ہمارے لئے عید کا سامان مضمر ہے اور قربانیوں سے جی چرانا ماتم کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"وہ شخص جو تمہیں قربانی کی طرف بلاتا ہے۔ ہلاکت کی طرف نہیں بلکہ عید کی طرف بلاتا ہے۔ وہ تمہارا دشمن نہیں بلکہ تمہارا خیر خواہ ہے اور جب کبھی اس کی آواز کو سن کر تمہارے دلوں میں انقباض پیدا ہوتا ہے اور تم کہتے ہو کہ اس شخص کے ہاتھوں ہماری جان کس طرح مصیبت میں پڑ گئی ہے تو اس وقت تم اپنی خیر خواہی نہیں کر رہے ہوتے بلکہ تم اپنے ساتھ اور اپنے خیر خواہ کے ساتھ دشمنی کر رہے ہوتے ہو کیونکہ وہ تمہیں عید کی طرف بلاتا ہے اور تم ماتم کی طرف جانا چاہتے ہو۔"

(خطبہ عید فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۸ء مطبوعہ الفضل ۴ دسمبر ۱۹۳۸ء)

○

آئینہ سامنے رکھ کر تو ذرا غور تو کر

کس نے اس دنیا میں ہر اک تجھے نعمت دی ہے — دل دیا، درد دیا، اپنی محبت دی ہے
آئینہ سامنے رکھ کر تو ذرا غور تو کر — کس نے تجھ کو یہ تری چاند سی طلعت دی ہے
اپنا غم ہو غمِ دوراں ہو کہ ہو فکرِ معاش — ہر غم و فکر میں اک طرح کی لذت دی ہے
ہنس نہ اتنا کہ خوشی غم میں بدل جائے تری — حق نے ہر چیز تجھے حسبِ ضرورت دی ہے
آکے خود اس میں وہ دن رات بسا رہتا ہے — کس قدر اس نے ترے قلب کو وسعت دی ہے
ہے یہ کتنا بڑا احساں کہ تجھی کو اس نے — اپنی دنیا کی ہر اک شے پہ حکومت دی ہے
وہ خدا جس نے کئے چاند ستارے پیدا — اور انہیں تیرے لئے نور کی خلعت دی ہے
جس نے تیرے لئے کہساروں کو گلزار کیا — اور پھولوں کو عجب رنگت و نکہت دی ہے
نیک و بد کی تجھے پہچان عطا کی جس نے — عقل و دانائی عطا کی ہے فراست دی ہے
راستے دونوں دکھا کر بھی رکھا ہے آزاد — جس طرف چاہے چلا جائے اجازت دی ہے
آنکھ دی کان دیئے حسنِ تکلم بخشا — ذوقِ نظارہ دیا علم کی دولت دی ہے
شاہِ یثرب سا نبی دنیا میں مبعوث کیا — اور قرآن سی بے مثل شریعت دی ہے
وائے افسوس! تو اس کو بھی نہ پہچان سکا — جس نے کونین کی ہر اک تجھے نعمت دی ہے

تو اگر اس کی اطاعت نہ کرے صد افسوس!
روز و شب اس کی عبادت نہ کرے صد افسوس!

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفات مسیح اور احیاء اسلام

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۸)

نظریۂ وفات مسیح کی مقبولیت

دنیائے اسلام میں

علمی افکار کی یہ بھاری تبدیلی عرب و عجم کے بہت سے مسلم زعماء اور مدبرین میں ہو چکی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض ممتاز شخصیتوں کے نام یہ ہیں۔

مسلم ورلڈ لیگ مکہ (Muslim World League Mecca) اور اسلامک سنٹر جنیوا (Islamic Centre Geneva) کے (۱) علامہ محمد اسد۔ (۲) مصر کے شہرۂ آفاق صحافی اور عالم جناب رشید رضا ایڈیٹر رسالہ "المنار"

(۳) الاستاذ محمد شلتوت سابق مفتی مصر۔
(۴) الاستاذ احمد العجوز
(۵) الاستاذ مصطفی المراغی جامعہ ازہر
(۶) لبنان کے مشہور عالم الاستاذ عباس محمود
(۷) سید قطب راہنمائے اخوان المسلمین
(۸) الدکتور محمود بن الشریف پروفیسر اکنامکس کالج مصر
(۹) عالم ازہر سعد محمد حسن وزارت معارف مصر
(۱۰) فلسطینی عالم الشیخ عبد اللہ القیشاوی غزہ
(۱۱) ایرانی عالم زین الدین راہنما مترجم قرآن
(۱۲) انڈونیشیا کے عالم حاجی عبد الکریم امر اللہ
(۱۳) چیف قاضی کینیا

(ماخذ (۱) "دی میسج آف دی قرآن" از محمد اسد۔ (The Massage of the Quran by Mohammad Asad)
(۲) "المنار" جلد ۱۵ صفحہ ۹۰۰-۹۰۱
(۳) "الفتاوی" صفحہ ۵۲-۷۵ ناشر ادارۃ العامۃ للثقافۃ الاسلامیۃ بالازہر قاہرہ
(۴) فوٹو تحریر در رسالہ کیا حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں صفحہ ۲۳ از مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلاد عربیہ
(۵) "تفسیر المراغی" صفحہ ۱۹۵
(۶) "حیاۃ المسیح" از عباس محمود عقاد صفحہ ۲۱۳
(۷) "فی ظلال القرآن" جلد ۲ صفحہ ۲۶ از سید قطب مطبوعہ لبنان
(۸) "الادیان فی القرآن" صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ از دکتور محمد بن الشریف مطبوعہ دار المعارف مصر۔ المہدیۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲۵-۳۹ مطبوعہ دار الکتاب العربی مصر
(۹) "افکار المومنین فی حقائق الدین" مطبوعہ فلسطین
(۱۰) "ترجمہ قرآن فارسی" از زین الدین صاحب راہنما، ایران
(۱۱) "القول الصحیح" از حاجی عبد الکریم امر اللہ مطبوعہ انڈونیشیا۔
(۱۲) رسالہ انجمن حمایت اسلام نیروبی ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۷۸ء صفحہ ۴)

برصغیر پاک و ہند کے جو علماء و فضلاء اور ادباء وفات مسیح کا مسلک اختیار کر چکے ہیں۔ ان میں سے

(۱) مولانا عبید اللہ صاحب سندھی
(۲) مولانا ابوالکلام صاحب آزاد "امام الہند"
(۳) علامہ عنایت اللہ خان صاحب مشرقی بانی خاکسار تحریک
(۴) علامہ نیاز فتح پوری
(۵) جناب محمد حسین صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی۔ ایچ ڈی۔ ریسرچ سکالر
(۶) پروفیسر فدا محمد حسنین صاحب ایم۔ اے ایل ایل۔ بی ڈائریکٹر محکمہ آثار قدیمہ سرینگر و رکن بین الاقوامی کانگریس
(۷) عبد الوحید خان صاحب مصنف کتاب "عیسائیت"
(۸) اور مولانا محمد اسمعیل صاحب ندوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(ماخذ (۱) "الہام الرحمٰن" جلد ۲ صفحہ ۲۳۰۔ از مولانا سندھی
(۲) "ملاحظات آزاد" صفحہ ۱۳ "نقش آزاد" صفحہ ۵۲
(۳) "قول فیصل" صفحہ ۱۳۱
(۴) "ملاحظات نیاز" صفحہ ۸۳
(۵) مسٹریز آف کشمیر ("MYSTERIES OF KASHMIR) ناشر قیصر پبلشرز سرینگر ۱۹۷۲ء)
(۶) TRUTH ABOUT THE CURUCIFICTION) (ناشر مسجد فضل لندن)
(۷) "عیسائیت" صفحہ ۵۹-۶۴۔ ناشر اسلامک پبلیکیشنز لاہور ۱۹۷۵ء
(۸) "القادیانیۃ" از محمد اسمعیل ندوی صفحہ ۱۰۶۔

شخصیت مسیح کے متعلق جدید علمی انکشافات

دوسری عظیم الشان تبدیلی جو گزشتہ ستر سال میں واقع ہوئی وہ یہ ہے کہ اس عرصہ میں ایسے ایسے زبردست علمی اور تاریخی انکشافات ہوئے کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات۔ آپ کا سفر کشمیر اور آپ کی قبر سے متعلق تحقیق پر گویا دن چڑھ گیا۔ مثلاً وادی قمران کے صحیفے تصاویر حضرت مسیح ناصری۔ کفن مسیح اور ہرات میں قدیم ترین انجیل کی دریافت۔

یہ انجیل احادیث المسیح کے نام سے ہے جو ایران و افغانستان کی سرحد پر نواح ہرات میں آباد اور ایک قدیم عیسائی فرقہ کے پاس محفوظ ہے۔ جو مسلمان ہو چکا ہے۔ اور اپنے تئیں مسلمان عیسائی کہتے ہیں۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے بچ گئے اور کنعان سے ہجرت کر کے ہرات میں آئے۔ جہاں ان کا سلسلہ قائم ہوا۔ ان کی وفات کشمیر میں ہوئی اور "یوز آسف" سے مراد آپ ہی ہیں۔ اور اسی نسبت سے آپ "عیسےٰ ابن مریم ناصری کشمیری" کہلائے۔

(ایمنگ دی درویشز (AMONG THE DERVISHES") یعنی "درویشوں کے درمیان" مصنفہ مائیکل برک (MICHAEL BURKE) شائع کردہ آکٹیگن پریس لنڈن لمیٹڈ (ACTAGON PRESS LTD LONDON)

خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلیات کا ایمان افروز منظر

خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلیات ملاحظہ ہوں کہ کسر صلیب کے لئے یہ بدیہی شہادتیں خود عیسائی دنیا کے محققین کے ذریعہ ہوئیں اور سب سے بڑھ کر یہ تغیر عظیم ہوا کہ چوٹی کے عیسائی پادریوں نے "حیات مسیح" کے عقیدہ کے خلاف بغاوت شروع کر دی۔ اور یسوع مسیح کی آمد ثانی سے انکار کر دیا۔ صلیب کو غیر مسیحی نشان قرار دیا۔ اور اسے قابل احترام سمجھنے یا گلے میں لٹکائے رکھنے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر دی (کتاب "مسیحی" ناشر واچ ٹاور بائیبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی آف نیویارک ۱۹۶۸ء انگریزی ۱۹۷۲ء اردو)

ایبرڈین یونیورسٹی کی ایک فاضل عیسائی لیکچرار نے بی بی سی لنڈن سے تقریر کی کہ مسیح کے آسمان پر جانے کا خیال محض ڈھونگ ہے۔ (نوائے وقت ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء صفحہ ۲)

اور مشہور عیسائی محقق رابرٹ گریوز اور جوشوا پوڈرو (ROBET GRAVES & JOSHUA PODRO) نے تاریخی اور سائنسی شواہد سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح کے گوشت پوست والے جسم میں میکانی امداد کے بغیر پرواز ناممکن تھی۔ اور ان کے جسم کے فوری طور پر غیر مادی صورت میں تبدیل ہونے کے نتیجہ میں ایسی طاقت پیدا ہونا لازمی تھی۔ جو یروشلم اور فلسطین کو تباہ کر کے رکھ دیتی۔ اور یہ ایک حادثہ ہے۔ جو تاریخی طور پر وقوع پذیر نہیں ہوا۔ پس ان کے آسمان پر جانے کا خیال جوہری طبعیات کے منافی ہے (Jesus in Rome)

عیسائی پادری قریباً پون صدی سے قبر مسیح کو فرضی چبوترے کا نام دے کر مذاق اڑاتے رہے تھے۔ لیکن اب دنیا بدل چکی ہے کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قادر اور زندہ خدا نے یورپ کے تثلیث کدوں میں لیڈس لاؤ فلپ ایم ڈی پراگ چیکوسلواکیہ (LADISLAV FILLIP MD) ریجنالڈ چارلس ایورارڈ سکالفیلڈ (لنکاشائر) (REGINALD CHARLES EVERARD SKOLFIELD) اور اینڈریاس فیبر کائیزر (ANDREAS FABER KAISER)

جیسے محقق و مفکر پیدا کر دیئے جنہوں نے لنڈن کی تاریخی کسر صلیب کانفرنس کے دوران فاضلانہ مقالے پڑھے اور جو ذاتی تحقیق کے بعد اس قطعی نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ حضرت مسیح کی قبر یقیناً سرینگر میں ہے۔ مسٹر سکالفیلڈ نے یہ بھی اعتراف کیا کہ اس تحقیق کا سہرا حضرت بانیٔ احمدیت کے سر ہے جنہوں نے اس مقبرہ کی نشاندہی کی۔ اور اپنی بصیرت سے کام لے کر تمام تعصبات کا پردہ چاک کر دیا

فیبر کائیزر موازنہ مذاہب کے مشہور ہسپانوی سکالر ہیں۔ آپ قبر مسیح کی تحقیق کے لئے خود کشمیر گئے۔ اور انتہائی محنت و قابلیت سے معلومات جمع کر کے ایک کتاب شائع کی جس کا نام ہی یہ رکھا کہ

JESUS DIED IN KASHMIR

یسوع کشمیر میں فوت ہوئے

ایک حیرت انگیز بات یہ ہے کہ امریکہ کے ایک مستند مسیحی ادارہ نے جو دنیا کے مشہور عیسائی سکالرز پر مشتمل تھا کئی برسوں کی تحقیق کے بعد یہ انکشاف کیا کہ مرقس اور لوقا کی وہ آیات جن میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے سراسر جھوٹی وضعی اور جعلی ہیں۔

صعود مسیح سے متعلق الحاقی آیات کا اخراج

امریکی چرچ کی نیشنل کونسل نے اس تحقیق کی بناء پر ایک نیا معیاری اور مستند ترجمہ "ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورژن" Revised Standard Version کے نام سے شائع کیا اور اس میں سے علاوہ دیگر کئی الحاقی آیات کے ان آیات کو بھی متن سے خارج کر دیا جس نے عیسائیت کے تمام معقول میں صف ماتم بچھا دی ہے۔ چنانچہ برصغیر کے بعض مسیحی لیڈروں نے حال ہی میں نہایت خوفزدہ ہو کر لکھا ہے کہ

"مترجمین کے سامنے ایک ہی مقصد تھا کہ جہاں تک ہو سکے کلام مقدس سے وہ تمام آیات حذف کر دی جائیں جن سے خداوند یسوع کا تجسم۔ الوہیت، کفارہ، مردوں میں سے زندہ ہونا اور آسمان پر صعود فرمانا ثابت ہوتا ہے۔ تاکہ خداوند یسوع مسیح کی دوبارہ آمد مشکوک ہو جائے اور خداوند کو وہی حیثیت حاصل ہے جو دوسرے انبیاء کو حاصل ہے۔ اور انہوں نے اس طرح خداوند مسیح کی الوہیت اور پاکیزگی اور فوق البشر ہونے کا انکار کیا ہے۔ اور یہ ایک ایسی مذموم جسارت ہے کہ اس کی موجودگی میں مسیحیت کی ساری عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔"

(ماہنامہ "کلام حق" گوجرانوالہ بابت اپریل ۱۹۷۸ء ص۷)

حضرت مہدی موعود کی ایک پرجلال پیشگوئی

عالمی سطح پر مسیحی چرچ کی یہ زبردست تبدیلی جس کا تصور بھی قبل ازیں ناممکن تھا۔ اسلام۔ قرآن اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت پر ایک زندہ نشان ہے۔ کیونکہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پا کر پہلے سے اس کی خبر دے دی تھی۔ چنانچہ حضور نے ۱۹۰۳ء میں یہ پرجلال پیشگوئی فرمائی۔

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا..... ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے۔ اور کوئی ان میں سے عیسٰی بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسٰی بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسٰی اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسٰی کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۵)

تحریک جدید اور انصار اللہ کا پہلا قدم

جملہ انصار بھائیوں کو بخوبی علم ہے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کو تحریک جدید کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے مکلف فرمایا ہے۔ سو جملہ مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ہر ماہ دیگر شعبوں کے ساتھ تحریک جدید کے شعبہ کا کام بھی زیر نظر رکھیں۔ اور اپنی مساعی جمیلہ کا ذکر اپنی ماہانہ رپورٹوں میں ضرور فرمایا کریں۔ قیادت تحریک جدید کے ماتحت عمل میں انصار پر سب سے پہلا فرض یہ عائد ہوتا ہے کہ ہر رکن کو اس مالی جہاد میں شامل کیا جائے۔ خواہ کم از کم شرح ۲۴ روپے دے کر ہی کوئی شامل ہو۔

ہر مجلس سے اس قسم کی تصدیق مطلوب ہے۔ کہ اس مجلس کا ہر رکن تحریک جدید کا باقاعدہ مجاہد ہے۔ اس میدان میں انصار کا یہ پہلا قدم ہوگا۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد ضلع سیالکوٹ کے قصبہ ٹھروہ منڈی کے معروف احمدی چوہدری رسول خان صاحب میواتی ۱۹ جنوری ۱۹۷۹ء کو ۸۰ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم طویل عرصے سے عارضہ قلب اور دمہ کے مرض میں مبتلا تھے۔ چند روز قبل بیماری کی شدت کے پیش نظر میو ہسپتال لاہور میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اور داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

چوہدری صاحب مرحوم میواتی قوم کے ان ابتدائی افراد میں سے ہیں جنہوں نے اپنے کنبے سمیت تقریباً تیس سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ دین محمد ورد ساہیوال

(۲) محترمہ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم حاجی محمد اکبر صاحب آف میرا بھڑکا (آزاد کشمیر) ۵ جنوری ۱۹۷۹ء کو قضاء الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ کو لمبے عرصہ سے دمے کی تکلیف تھی۔ یہی تکلیف جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند، مخلص، دیندار اور عزیز و اقارب سے محبت سے پیش آنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ۳ بچے اور دو بچیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ ان کے جملہ عزیزان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو آمین

فضل احمد شاہد کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

ناصرہ بشارت بنت چوہدری بشارت احمد صاحب ربوہ

میرے پیارے نانا جان چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم ۱۶ر نومبر ۱۹۶۸ء کو بوقت شام سوا سات بجے بعمر اسی سال اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پیارے نانا جان کی عمر تقریباً تین سال تھی کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ کچھ عرصہ آپ اپنی والدہ اور بھائیوں چوہدری عبدالغفور صاحب ستملوی مرحوم اور چوہدری عبدالستار صاحب کے ساتھ چک قاضیاں ضلع سیالکوٹ رہے لیکن جلد ہی آپ کے ماموں جان حضرت چوہدری ولی داد خان صاحب مرحوم اپنی بیوہ بہن اور بھانجوں کو اپنے گاؤں مرالہ ضلع سیالکوٹ لے آئے۔ نانا جان نے ساتویں جماعت تک تعلیم اینگلو مڈل سکول ظفروال سے حاصل کی۔ مارچ ۱۹۱۲ء میں بغرض تعلیم قادیان تشریف لے گئے۔ اور حضرت مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول حال صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی کوٹھی میں رہائش اختیار کی۔ ان دنوں مولوی صاحب موصوف اور نانا جان مرحوم ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہو گئے چونکہ مولوی صاحب موصوف سلسلہ کے معزز رکن تھے اس لئے ڈاکٹر صاحبان انہیں دیکھنے کے لئے آتے تو آپ ہر ڈاکٹر سے فرماتے "آپ پہلے عبدالکریم کو دیکھیں" ۱۹۱۲ء سے حضرت مولوی صاحب سے خاندانی مراسم چلے آرہے تھے جو آخری وقت تک خوب خوب نبھائے۔ الحمد للہ۔ قادیان میں زیادہ وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی کی صحبت میں گزارتے۔

۱۹۱۸ء میں میٹرک کے بعد قادیان سے واپسی پر ملازمت کا آغاز کیا۔ تبلیغ اسلام کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے نانا جان کو فارغ وقت میں احمدیت کے متعلق معلوماتی لٹریچر کے مطالعہ میں مگن پایا۔ مباحثوں اور تقاریر میں خوب جوش دکھاتے۔ نانا جان نے سب سے پہلا کامیاب مباحثہ ایک پادری سے کیا چونکہ یہ زندگی کا پہلا مباحثہ تھا اس لئے نانا جان کو کچھ پریشانی بھی تھی جوں جوں وقت قریب آرہا تھا آپ زیادہ عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے رہتے۔ فرماتے تھے اس وقت سینے میں ایک عجیب قسم کی روشنی پیدا ہوئی جس سے تمام ڈر اور خوف جاتا رہا۔ نانا جان جب ملازمت کے سلسلہ میں شملہ تھے تو جماعت احمدیہ کے ہفتہ وار اجلاس کسی نہ کسی احمدی کے مکان پر ہوا کرتے تھے۔ میں نانا جان کو تقریر کرنے کے لئے کہا گیا۔ آپ نے "زندہ مذہب" کے موضوع پر تقریر شروع کی تقریر کافی لمبی تھی اور اس میں بلا کی روانی تھی۔ جب آپ نے تقریر ختم کی تو حضرت خان صاحب نے آپ کی طرف دیکھا اور فرمایا "میں نے سمجھا آپ کتاب سے پڑھ رہے ہیں۔ یہ تو خوشی اور فخر کی بات ہے کہ آپ نے زبانی تقریر کی"۔ شاہجہانپور میں جماعت احمدیہ کے مالی شعبہ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ لاہور میں ملازمت کے دوران بہت سے مباحثوں میں حصہ لیا۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور کی حیثیت سے پندرہ سال خوب کام کیا۔ ۱۹۲۹ء کا ذکر ہے کہ آپ آڈٹ کی ڈیوٹی پر آزاد کشمیر گئے۔ واپسی پر فوجی گاڑی ۴۰۰ فٹ کی بلندی سے ایک گہری کھڈ میں گر گئی تمام مسافر موقع پر ہلاک ہو گئے۔ آپ کو شدید چوٹیں آئیں ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی خطرناک زخمی حالت میں آپ کو C.M.H جہلم پہنچایا گیا۔ ہسپتال میں جب کرنل ڈاکٹر آپ کو دیکھنے آیا تو نانا جان کے افسر کو مخاطب کر کے کہنے لگا:

"No life is left
in the man,
if he survives
he will
be a mad
man"

قربان جاؤں اس پیارے خدا کے جس نے نہ صرف آپ کو معجزانہ طور پر بچایا بلکہ باصحت لمبی زندگی بھی عطا کی۔

نانا جان کی دیرینہ خواہش تھی کہ مسیح کی بستی میں مستقل رہائش اختیار کریں چنانچہ ۱۹۶۰ء میں دارالبرکات میں مکان تعمیر کر کے یہاں رہائش رکھی جب تک صحت نے اجازت دی ۶ گھنٹے روزانہ نظارت اصلاح و ارشاد میں وقف کئے رہے۔ دفتری کام کرنے کے علاوہ بہت سا کام گھر بھی اٹھا لاتے جس کے کرنے میں ہم سب آپ کی مدد کرتے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

تعلیمی قابلیت میٹرک تھی مگر علم سے اس قدر بہرہ ور کہ خاندان کے ایم اے پاس بھی آپ کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتے تھے۔ اپنے اہل و عیال، رشتہ داروں، دوستوں، ہمسایوں اور جاننے والوں کے ساتھ آپ کا حسنِ سلوک مثالی تھا۔ بچوں کو پدرانہ شفقت سے نوازتے۔ علاوہ ان سے دوستانہ تعلقات بھی رکھتے تھے جس سے ایک دفعہ تعلق پیدا ہو گیا اسے آخری دم تک نبھایا۔ وقت کی پابندی ہمیشہ ان کا شعار رہا۔ گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد ایک پرائیویٹ فرم میں بارہ سال تک ملازمت اختیار کی۔ فرمایا کرتے تھے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی میں اتنی لمبی سروس میں آفس دیر سے پہنچا ہوں نہ صرف خود وقت کے پابند رہتے بلکہ اس بات کی کڑی نگرانی فرماتے کہ سکول و کالج جانے والے بچے، دفاتر میں کام کرنے والے گھر کے افراد سفر شروع کرنے والے عزیز، گھریلو کام کاج کرنے والی عورتیں، غرضیکہ ان سے تعلق رکھنے والا ہر شخص پابندی وقت پر سختی سے کاربند رہے۔ صبح کی سیر بچپن سے ان کا معمول رہا جسے بستر مرگ پر پڑنے تک خوب نبھایا۔ تساہل نام کو نہ تھا۔ حد درجہ مہمان نواز تھے۔ تصنع اور تکلف سے سخت بیزار۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے سبکدوش ہونے کے لئے کوشاں۔ دین اسلام سے متعلق لٹریچر کے مطالعہ کا شوق رکھنے والے۔ چندہ باقاعدگی سے ادا کرنے پر عمل پیرا۔ گھر کے ہر فرد کو دین اسلام پر کاربند رکھنے کے لئے سرگرم عمل۔ رشوت اور جھوٹ سے سخت متنفر۔ قلبی و جسمانی صفائی کے پوری طرح قائل۔ درد مند و حساس دل کے مالک۔ ہر ایک کے سچے ہمدرد اور خیر خواہ۔ عجز و انکساری اور شرافت کے مجسمہ۔ گھر کے کام کرنے میں فخر محسوس کرنے والے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت رکھنے والے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند۔ ضرورتمند کی حاجت پوری کرنے کے لئے ہر لحظہ تیار۔ افسر یا پردہ، معمولی سے معمولی بات میں بھی خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی خوشنودی کا خیال۔ مہذب سادہ طرز زندگی، پُر وقار شخصیت، ہنستا مسکراتا چہرہ، غرضیکہ ان کی کون کون سی خوبی بیان کروں، پیارے نانا جان کی ہر عادت اپنے اندر حسن لئے ہوئے تھی۔ آپ کی خوبیاں بیان کرنا تو دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔

پیارے نانا جان مرحوم نے ایک بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے بطور یادگار چھوڑے ہیں جو بفضل خدا سب شادی شدہ ہیں۔

آخر میں تمام بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ مولا تو انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ اللہ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ آمین۔ نانی جان کو صحت والی لمبی زندگی سے نوازے۔ ان کا سایہ تادیر ہمارے سر پر قائم رکھے اور ہمیں لمبے عرصہ تک ان کی دعاؤں سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔

آمین ثم آمین

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ ربوہ کی سالانہ کھیلیں ۲۸-۲۹-۳۰ صلح (جنوری) ۱۳۴۸/۱۹۶۹ء جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں منعقد ہو رہی ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس موقع پر تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

منتظم اشاعت الالعاب السنویہ
بالجامعۃ الاحمدیہ - ربوہ

ہر صاحب استطاعت
احمدی کا فرض
ہے کہ وہ
الفضل خود خرید کر
پڑھے اور دوسروں کو پڑھنے
کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے اہم کوائف

شبینہ اجلاس

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۸ء رات کے آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں ایک شبینہ اجلاس محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سابق مبلغ انچارج غانا اور امریکہ کی صدارت میں مکرم حافظ الہ دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔

بعدہٗ مکرم روشن احمد خان صاحب کیرنگ نے نہایت خوش الحانی سے فضائل قرآن مجید پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم سنائی۔

اسلام، وقت کی ضرورت

اس شبینہ اجلاس میں مکرم سید محمود احمد صاحب ایم۔ اے ابن محترم سید فضل احمد صاحب ایم۔ اے پٹنہ نے انگریزی زبان میں Islam The Need of The Hour. کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ آج دنیا روحانی اور مادی لحاظ سے بہت تنزل پذیر ہو چکی ہے اور آج کا انسان مختلف مسائل کے شکنجہ میں مقید ہے۔ دنیا کو اور انسانیت کو ان حالات سے صرف اور صرف اسلام ہی بچا سکتا ہے اور یہ کام آج دنیا میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے اور جماعت احمدیہ ہی آج دنیا میں وہ واحد نظام ہے جو اکناف عالم میں اسلام کا پُرامن پیغام پہنچا رہی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں دنیا کو پیش آمدہ مختلف اقتصادی، سماجی اور سیاسی مسائل اور ان کے حل کے لئے تجویز کردہ سرمایہ دارانہ نظام یا سوشلسٹ و کمیونسٹ نظاموں کی ناکامی کا نہایت مدلل رنگ میں ذکر کرنے کے بعد ان تمام مسائل کے حل کے لئے اسلام جو قوانین اور اصول بیان کرتا ہے ان کو پیش کیا۔

دیگر کوائف

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب روزانہ مسجد مبارک میں نمازوں کی امامت فرماتے رہے۔ اس کے علاوہ روزانہ صبح ۵ بجے تہجد کی نماز باجماعت ادا ہوتی رہی۔ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل اور محمد کریم صاحب کو تہجد کے لئے امامت کے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔

مورخہ ۱۸ دسمبر بعد نماز فجر بیرونی ممالک سے تشریف لاتے ہوئے مہمانان کرام کا تعارف ہوا۔ ۱۹ دسمبر کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے درس دیا۔ مورخہ ۱۸ دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء اور ۱۹ دسمبر کو بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب و عشاء، اسی طرح ۲۰ دسمبر کو بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے چند نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی مشاورتی میٹنگ

مورخہ ۱۹ دسمبر کو دوسرے اجلاس کے اختتام پر نماز مغرب سے پہلے مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک مشاورتی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں بھارت کی مجالس سے تشریف لائے ہوئے نمائندگان شریک ہوئے۔ اس میٹنگ میں سالانہ اجتماع و دیگر پروگراموں کے متعلق مشورہ ہوا اور مختلف تجاویز پیش ہوئیں۔

مورخہ ۲۱ دسمبر کو صبح دس بجے جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں باہر سے آئے ہوئے چند جنازوں کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ صاحب نے پڑھائی۔ پھر تدفین کے بعد بہشتی مقبرہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کی اقتداء میں اجتماعی دعا ہوئی۔

اس طرح بفضلہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کا یہ نہایت مقدس و مبارک پروگرام نہایت کامیابی و کامرانی سے اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہمانان کرام کے قلوب میں ان مقدس و مبارک ایام کی برکات ایک عرصہ تک قائم و دائم رکھے اور سفر و حضر میں خدا ان کا حافظ و ناصر ہو اور جلسہ میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دعائیں فرمائی ہیں وہ محض اپنے فضل سے ہم سب کے حق میں بھی خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ (بدر قادیان)

بقیہ

۶۔ میرے چچا مکرم چراغ الدین صاحب سکنہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ مختلف عوارض سے بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین
(محمود احمد طارق کارکن نظارت بیت المال آمد ربوہ)

گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۱۷۵۷۰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان دارالصدر غربی ربوہ سے گم ہو گئی ہے لہٰذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ قاضی محمد سعید صاحب مرحوم ۸۴ سال کی عمر میں مورخہ ۵ جنوری ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ملنسار، ہمدرد اور بہت دعاگو تھیں۔ تقریباً ۲۵ سال والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد زندہ رہیں۔

مرحومہ نے ۱۹۵۹ء میں بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ازحد عقیدت تھی۔ اکثر فرمایا کرتیں کہ یہ "اللہ کا نور ہے"۔

مرحومہ کی خواہش تھی کہ ان کی وفات جمعہ کے دن ہو چنانچہ اسی روز ۴ بجے شام وفات پاگئیں۔ مقامی احباب نے ہماری ہر طرح دلجوئی فرمائی جزاہم اللہ تعالیٰ۔

مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور ۶ جنوری بعد نماز فجر مسجد مبارک کے بیرونی احاطہ میں مکرم مولانا عبدالمالک صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور سات پوتے اور دو پوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔
(قاضی محمد اسحاق بسمل بہاولپور روڈ۔ ملتان)

۲۔ محترم محمد امین صاحب (والد ماجد مکرم محمد رشید صاحب ناصر ایڈووکیٹ) جو کہ محلہ دارالفضل قادیان میں رہا کرتے تھے ۱۰ جنوری ۱۹۷۹ء راولپنڈی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ میں بہت کم احباب شامل ہو سکے احباب جماعت سے جنازہ غائب ادا کرنے اور دعائے مغفرت کرنے کی درخواست ہے۔
(منور احمد جاوید ناظم تعلیم ضلع راولپنڈی۔ 479-C لالہ رخ۔ واہ کینٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی عزیزہ شیریں ثمر جس کی والدہ نعیم بشریٰ صاحبہ بی۔ اے فیکٹری ایریا ربوہ ۱۹۷۷ء کو بجلی کا کرنٹ لگنے سے رحلت کر گئی ہیں اُسی دن سے ہی بیمار چلی آ رہی ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (میاں) اقبال احمد ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں)

۲۔ میں عرصہ سے بیمار ہوں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (محمد ادریس عرفانی میرپور خاص سندھ)

۳۔ میرے عزیز دوست مکرم ڈاکٹر دلدار احمد النور ہسپتال پیپلز کالونی نمبر ۲ کے چھوٹے بچے کا جلسہ سالانہ کے دوران ۲۸-۱۲-۷۸ کو ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ ٹانگ پر پلستر ہے۔ احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو جلد صحت دے اور ہر شر سے محفوظ فرمائے آمین۔ (میاں غلام احمد پریذیڈنٹ محکمہ انہار فیصل آباد)

۴۔ دو سال سے میری اہلیہ پیٹ درد کی وجہ سے بیمار رہے۔ درمیان میں کچھ عرصہ آرام رہا لیکن جلسہ سالانہ سے واپسی پر اچانک پھر درد شروع ہو گیا جو بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ احباب سے اسکی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(عبدالرحمٰن کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ لاہور)

۵۔ مکرم مقصود احمد صاحب آف گوٹھ کرونڈی کی اہلیہ بعارضہ تکلیف معدہ عرصہ کچھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔ نیز مکرم بشیر احمد صاحب گوٹھ فتح دین عرصہ سے دائمی زکام میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(عبدالشکور باجوہ مربی کرونڈی ضلع خیرپور سندھ)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۶۱

مَیں مریم صدیقہ زوجہ غلام رسول صاحب عابد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی۔ بندے ایک جوڑی وزن ایک تولہ -/۷۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - مریم صدیقہ زوجہ غلام رسول صاحب عابد 38/7 بلیر توسیعی کالونی کراچی 37

گواہ شد - الحاج محمد شفیع ہاشمی وصیت ۱۱۵۶۱ سیکرٹری وصایا ملیر توسیعی کالونی کراچی۔

گواہ شد - چوہدری محمد اقبال صاحب منہاس صدر جماعت احمدیہ سعود آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۸۷۶

مَیں اظہر احمد نظام ولد محمد احمد نظام مرحوم قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ٹیکسلا ضلع راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ پلاٹ دس مرلہ ۱/۶ واقع گولبازار ربوہ نزد پوسٹ آفس ورثہ از والد صاحب مرحوم۔ اس میں چار بھائی اور تین بہنیں حصہ دار ہیں۔ اس پلاٹ کی اندازاً قیمت پینتالیس ہزار روپے ہے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - اظہر احمد نظام ولد محمد احمد نظام مرحوم گولبازار ربوہ۔

گواہ شد - بشیر احمد قمر ولد محمد حنیف صاحب سیکرٹری وصایا ٹیکسلا - ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد - محمد شریف احمد صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۳۸۸۳

مَیں محمد شفیع ولد چوہدری سلطان بخش صاحب قوم جٹ گورایہ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گنج ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ۹ ایکڑ ۵ کنال زرعی اراضی چاہی واقع موضع گنج مالیتی -/۷۷۵۰۰ روپے

۲۔ ایک عدد مکان کچا جس میں ایک بیٹھک پختہ ہے -/۷۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے (۱) سالانہ آمد زرعی زمین -/۵۰۰۰ روپے (۲) مبلغ ۱۲۹/۱۶ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - محمد شفیع ولد سلطان بخش صاحب ساکن گنج P.O بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد - چوہدری نصر اللہ خان ولد اللہ جوایا صاحب عزیز پور ڈگری - سیالکوٹ۔

گواہ شد - رحمت خان ولد سلطان بخش صاحب ساکن گنج ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۸۸۷

مَیں حسین بی بی زوجہ خوشی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ عمر ۵۷ سال۔ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن کوٹ لکھے شاہ ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - حسین بی بی زوجہ خوشی محمد صاحب کوٹ لکھے شاہ ڈاکخانہ ٹھٹھہ عالیہ ضلع گجرات۔ حال دار الرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد - چوہدری محمد حسین ولد حافظ شاہ صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد - تبسم احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۹۱۳

مَیں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب قوم ڈیرڑھ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گنج ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰ روپیہ

۲۔ نقد -/۲۰۰ روپیہ

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - رشیدہ بیگم زوجہ محمد شفیع صاحب ساکن گنج تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد - چوہدری نصر اللہ خان ولد اللہ جوایا صاحب مرحوم عزیز پور ڈگری ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد - محمد شفیع ولد سلطان بخش صاحب (خاوند موصیہ) ساکن گنج ضلع سیالکوٹ۔

ولادت

برخوردار عزیز شیخ نعمت الرحمٰن سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۹ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم، صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کا بیٹا اور مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب کپور تھلوی کا پڑپوتا اور خاکسار کا پوتا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے آمین۔

شیخ عبد المنان کپور تھلوی
سیکرٹری وقف جدید
راولپنڈی

آپ کو نظامِ وصیت میں کیوں شامل ہونا چاہیئے؟

اس لئے کہ:-

(۱) آپ ان عظیم الشان دعاؤں کے مستحق و مورد بنیں جو خدا کے پاک مسیح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے رسالہ الوصیت میں بہشتی مقبرہ کے سلسلہ میں کی ہیں۔ (دیکھیں رسالہ الوصیت صفحہ ۱۷ تا ۱۹)

(۲) تاکہ آپ ان کامل الایمان لوگوں میں شامل ہونے کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق پائیں جن کے متعلق خدا کے پاک مسیح (علیہ السلام) نے فرمایا ہے کہ:-

"ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں" (الوصیت)

(۳) آپ ان اعلیٰ درجہ کے مخلصین میں شامل ہو سکیں جن کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:-

"اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلصین جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔"
(ضمیمہ رسالہ الوصیت)

(۴) آپ مسیح پاک علیہ السلام کے ان روحانی فرزندوں میں شامل ہوں۔ جنہوں نے حضور کے اس حکم (نظامِ وصیت میں شمولیت) پر لبیک کہا ہے اور اس کی بناء پر خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اسی حکم کا تذکرہ حضور علیہ السلام نے اس طرح فرمایا ہے:-

"ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے۔ ھذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون"
(ضمیمہ رسالہ الوصیت)

(۵) تا آپ ان خوش قسمتوں میں شامل ہوں۔ جو اپنی ایمان داری پر مہر لگا دیتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں۔ وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔"
(ضمیمہ رسالہ الوصیت)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مخلصین جماعت کو اس بابرکت نظام میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں اور فضلوں کا مورد بننے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا انجام بخیر کرے۔ آمین!

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی الف ربوہ کی تعزیتی قرارداد

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی الف محترمہ سیدہ سیارہ حکمت صاحبہ بیگم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حد درجہ دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہیں۔

مرحومہ بڑی دعا گو، ہمدرد غرباء، سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری محبت رکھنے والی تھیں اور دمشق کی ان ابتدائی خواتین میں سے تھیں جنہیں قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو مرکز سلسلہ سے گہری محبت و عقیدت تھی۔ حضرت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد رشتہ داروں سے ملنے کے لئے وطن گئیں مگر ان کے اصرار کے باوجود تادمِ حیات مرکز میں رہنے کو پسند کیا۔

ہم ممبرات لجنہ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ و مغفورہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کی تمام خوبیوں کا وارث بنائے اور صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

(ممبرات لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی الف ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۲ دسمبر ۱۹۶۸ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطاء الحمید تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے۔ نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین!

(عبدالمجید طاہر فیصل آباد کاٹن کمپنی جینج ربوہ)

محترم خواجہ دین محمد صاحب درویش قادیان وفات پاگئے!

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

محترم امیر صاحب مقامی قادیان نے اطلاع دی ہے کہ محترم خواجہ دین محمد صاحب درویش قادیان ۲۲/۲۱ جنوری ۱۹۶۹ء کی درمیانی شب ۲½ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محترم خواجہ صاحب مرحوم موضع بھاگی ننگل نزد قادیان کے رہنے والے تھے۔ انہیں بفضلِ خدا ابتدائی درویشوں میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا۔ ابتدائی درویشی زمانہ میں مصائب و آلام کا بڑے صبر و استقلال سے مقابلہ کیا۔ خواجہ صاحب مرحوم مخلص۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ سادہ مزاج۔ محنتی۔ وفا شعار اور متوکل درویش تھے۔

پہلی بیوی سے دو لڑکے ہیں جو ربوہ میں رہتے ہیں۔ درویشی زمانہ میں اڑیسہ کی ایک بیوہ خاتون سے شادی کی اور اس سے بفضلِ خدا اولاد بھی ہوئی۔ خواجہ صاحب نے اپنے اور ربیب بچوں میں کوئی امتیاز نہ رکھا اور ایک جیسا سلوک کرتے رہے۔

انہیں جگر کا کینسر تھا۔ ۱۰ جنوری کو ڈاکٹر کیدارناتھ صاحب کے کلینک میں داخل کیا گیا۔ گلوکوز کی کئی بوتلیں اور ٹیکے دیئے گئے۔ ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب جو لدھیانہ سے دہلی تشریف لے گئے ہوئے تھے انہوں نے بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے بھی کینسر تشخیص کیا۔

جماعت کے عہدیداران نے ان کے علاج و معالجہ میں ہر ممکن کوشش کی۔ مگر وقت مقدر آ پہنچا تھا اور کوئی علاج کارگر ثابت نہ ہوا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

میرے بھتیجے عزیزم عظیم احمد بی ایس سی انجینئرنگ ابن جناب شریف احمد صاحب آف لاہور کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ روبینہ شاہین بی اے بنت مکرم قاضی محمد بشیر صاحب ریٹائرڈ پرنسپل ٹی آئی کالج گھٹیالیاں کے ساتھ مبلغ تیس ہزار (-/۳۰,۰۰۰) روپے حق مہر پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

عزیزم عظیم احمد۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر آف فیصل آباد کا نواسہ اور مکرم صوفی فضل الٰہی صاحب مرحوم کا پوتا ہے اور عزیزہ روبینہ شاہین محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر تالیف و تصنیف ربوہ کی بھتیجی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے آمین!

(صفیہ برلاس آف کوئٹہ۔ حال ۱۵/۱-E آفیسرز کالونی لاہور)

صرف تین روپیہ
ڈاک خرچ پر گھر بیٹھے ایک ہفتہ کی دوائی حاصل کریں!
فضل عمر دواخانہ گول بازار ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام ۲۶ جنوری ۱۹۶۹ء بروز جمعہ اجلاس عام ہو رہا ہے جس میں دیگر مقررین کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی خطاب فرمائیں گے۔ خدام اطفال انصار سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ضرورت ہے
لاء گریجوایٹ یا بی کام جو لاہور یا شیخوپورہ میں انکم ٹیکس کی پریکٹس کرنا چاہیں۔ ذیل کے پتہ پر ذاتی طور پر ملیں۔
چوہدری اینڈ کمپنی مشیرانِ انکم ٹیکس
۲۵ برانڈرتھ روڈ رام گلی نمبر ۱ لاہور
فون نمبر: ۵۸۲۴۲ / ۶۱۲۴۳